۱۲۔ آزادی کا حصول

دوسری عالمی جنگ کے دوران بھارت کی آزادی کی لڑائی وسیع ہوچکی تھی۔ بھارت کی آزادی کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا تھا۔ انگریز حکمرانوں کے لیے اس مطالبے پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہوگیا تھا۔ اس تناظر میں انگریز حکمراں بھارت کو آزادی دینے کے لیے مختلف منصوبے بنانے لگے۔

قومی جماعت کی تشکیل سیکولرزم کی بنیاد پر ہوئی تھی۔ قومی تحریک میں تمام مذاہب اور ذات کے لوگ شامل تھے۔ اس تحریک کو کمزور کرنے کے لیے انگریزوں نے 'پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو' کی پالیسی اپنائی تھی۔ اسی کے نتیجے میں مسلم لیگ قائم ہوئی۔

۱۹۳۰ء میں مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبال نے خود مختار مسلم ملک کا نظریہ پیش کیا۔ چودھری رحمت علی نے پاکستان کا تصور پیش کیا۔ بیرسٹر محمد علی جناح نے دو قومی نظریہ پیش کرکے آزاد مسلم ملک پاکستان کا مطالبہ کیا۔ بیرسٹر جناح اور مسلم لیگ کا کہنا تھا کہ قومی جماعت صرف ہندوؤں کی پارٹی ہے اور مسلمانوں کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

ویویل پلان : جون ۱۹۴۵ء میں بھارت کے وائسرائے لارڈ ویویل نے ایک منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے میں مختلف شقیں تھیں جن میں مسلمانوں، دلتوں اور اقلیتوں کے لیے مرکزی اور صوبائی قانون ساز مجلس میں مناسب نمائندگی اور وائسرائے کی مجلسِ عاملہ میں ہندو اور مسلمان ارکان کی مساوی تعداد جیسے نکات اہم تھے۔ اس منصوبے پر غور و خوض کرنے کے لیے شملہ میں بھارت کی اہم سیاسی پارٹیوں کی ایک نشست منعقد کی گئی تھی۔ بیرسٹر جناح نے اصرار کیا کہ وائسرائے کی مجلسِ عاملہ میں مسلم ارکان کے نام تجویز کرنے کا اختیار صرف مسلم لیگ ہی کو ہوگا۔ قومی جماعت نے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے ویویل منصوبہ کامیاب نہ ہوسکا۔

سہ وزیری منصوبہ : دوسری عالمی جنگ کے اختتام کے بعد بھارت کو آزادی دینے کے لیے انگریز حکمراں راضی ہوگئے۔ برطانوی وزیراعظم ایٹلی نے پارلیمنٹ میں بھارت کے بارے میں پالیسی واضح کردی جس کے مطابق یہ تسلیم کرلیا گیا کہ بھارت کے آئین کی تدوین کا اختیار بھارتی عوام کو ہوگا۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ اقلیتوں کے مسائل آزادی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ مارچ ۱۹۴۶ء میں تین برطانوی وزرا پیتھک لارنس، اسٹیفورڈ کرپس اور اے وی الیگزینڈر کے وفد نے بھارت سے متعلق برطانوی منصوبہ بھارتی رہنماؤں کے سامنے پیش کیا۔ اسے 'سہ وزیری منصوبہ' کہا جاتا ہے۔

اس منصوبے کی چند شقیں قومی جماعت کو منظور نہیں تھیں۔ اس منصوبے میں مسلمانوں کے لیے آزاد ریاست کے قیام کا بھی ذکر نہیں تھا لہٰذا مسلم لیگ بھی اس سے مطمئن نہیں تھی۔ ان وجوہات کی بنا پر سہ وزیری منصوبہ مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔

یومِ راست اقدام : پاکستان کا مطالبہ پورا نہ ہوتا دیکھ کر مسلم لیگ نے راست اقدام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے مطابق مسلم لیگ کی جانب سے ۱۶/ اگست ۱۹۴۶ء کو یومِ راست اقدام (ڈائریکٹ ایکشن ڈے) کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا۔ اس دن ملک میں جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ بنگال کے نواکھالی میں زبردست قتل و غارت گری ہوئی۔ اس تشدد کو روکنے کے لیے گاندھی جی اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے وہاں پہنچے۔ وہاں امن قائم کرنے کے لیے انھوں نے سخت کوششیں کیں۔

عبوری حکومت کا قیام : ملک میں تشدد کے ماحول میں ہی وائسرائے ویویل نے عبوری حکومت قائم کردی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اس حکومت کے سربراہ تھے۔ ابتدا میں مسلم لیگ نے عبوری حکومت میں شامل نہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ کچھ عرصے بعد وہ عبوری حکومت میں شامل ہوگئی لیکن مسلم لیگ کے سخت رویے کی وجہ سے عبوری حکومت کا کام کاج آسانی کے ساتھ نہ چل سکا۔

ماؤنٹ بیٹن منصوبہ : برطانوی وزیرِاعظم ایٹلی نے اعلان کیا کہ برطانیہ ۱۹۴۸ء سے قبل بھارت کو اقتدار منتقل کر دے گا۔ اقتدار کی منتقلی کے پس منظر میں بھارت کے وائسرائے کے طور پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا تقرر کیا گیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کے اہم رہنماؤں کے ساتھ گفت وشنید کی۔ انھوں نے بھارت اور پاکستان دو آزاد ملکوں کے قیام کا منصوبہ تیار کیا۔ قومی جماعت نے تقسیم کی مخالفت کی۔ ملک کا اتحاد ہی قومی جماعت کے قیام کی بنیاد تھا۔ لیکن مسلم لیگ پاکستان کے قیام پر بضد تھی جس کی وجہ سے تقسیم کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ رہا۔ بحالتِ مجبوری قومی جماعت نے تقسیم کے فیصلے کو قبول کرلیا۔

بھارت کی آزادی کا قانون : ماؤنٹ بیٹن کی اسکیم کے مطابق ۱۸/ جولائی ۱۹۴۷ء کو برطانوی پارلیمنٹ میں بھارت کی آزادی کا قانون منظور کرلیا گیا۔ اس قانون میں موجود شقوں کے مطابق یہ طے کیا گیا کہ ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت اور پاکستان دو آزاد ملک وجود میں آئیں گے۔ ان ملکوں پر برطانوی پارلیمنٹ کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ دیسی ریاستوں پر سے برطانیہ کا

اقتدار ختم ہوجائے گا۔ یہ ریاستیں بھارت یا پاکستان کے ساتھ اپنی مرضی سے الحاق کرسکتی ہیں یا چاہیں تو آزاد و خود مختار رہ سکتی ہیں۔

آزادی کا حصول : بھارت کی آزادی کے قانون کے مطابق ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت کو آزادی دے دی گئی۔ ۱۴؍اگست ۱۹۴۷ء کی نصف شب دلّی کے پارلیمنٹ ہال میں قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری تھا۔ نصف شب بارہ بجے بھارت کی غلامی کا دور ختم ہوگیا۔ برطانوی پرچم یونین جیک کو اُتار کر اس کی جگہ بھارت کا ترنگا پرچم لہرایا گیا۔ ڈیڑھ سو برس کی غلامی کے بعد بھارت آزاد ہوگیا۔

آزادی کے حصول کی مسرت احساسِ غم سے خالی نہ تھی۔ ملک تقسیم ہوگیا اور تقسیم کے بعد امنڈ نے والے تشدد کی وجہ سے عوام غم زدہ تھے۔ آزادی کے جشن میں شریک نہ رہتے ہوئے گاندھی جی بنگال میں اپنی جان جوکھم میں ڈالے ہوئے تھے۔ آزادی ملنے کے محض چھ مہینے بعد ۳۰؍جنوری ۱۹۴۸ء کو ناتھورام گوڈسے نے گاندھی جی پر گولیاں چلا کر ان کا بہیمانہ قتل کردیا۔ ہندو مسلم اتحاد قائم رکھنے کے لیے گاندھی جی ہمیشہ کوشاں رہے اور اسی مقصد کی خاطر اپنی جان قربان کردی۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ عبوری حکومت کے سربراہ................ تھے۔

(الف) ولبھ بھائی پٹیل (ب) مہاتما گاندھی

(ج) پنڈت نہرو (د) بیرسٹر محمد علی جناح

۲۔ بھارت اور پاکستان ان دو آزاد ملکوں کی تشکیل کا منصوبہ .... نے بنایا تھا۔

(الف) لارڈ ویویل (ب) اسٹیفورڈ کرپس

(ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (د) پیتھک لارنس

(۲) درج ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ بیرسٹر جناح نے کون سے مطالبے پر اصرار کیا؟

۲۔ سہ وزیری منصوبے میں شامل وزرا کے نام لکھیے۔

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ قومی جماعت نے تقسیم کو منظور کرلیا۔

۲۔ عبوری حکومت کا کام کاج آسانی کے ساتھ نہیں چل سکا۔

۳۔ لارڈ ویویل منصوبہ کامیاب نہ ہوسکا۔

(۴) دیے گئے زمانی خط پر ترتیب وار واقعات لکھیے۔

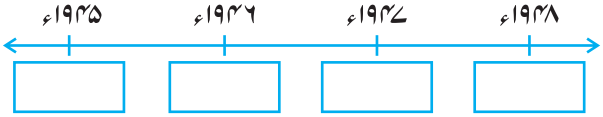

(۵) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ انگریزوں نے بھارت کو آزادی دینے کی خاطر اقدامات کیوں کیے؟

۲۔ ماؤنٹ بیٹن منصوبے کے بارے میں معلومات دیجیے۔

۳۔ مسلم لیگ نے ۱۶؍اگست کو یومِ راست اقدام کے طور پر منانے کا اعلان کیوں کیا؟ اس کے کیا نتائج ہوئے؟

سرگرمی

مختلف حوالہ جاتی کتابوں اور انٹرنیٹ کی مدد سے آزادی کے بعد عام لوگوں کے ردّعمل کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

A4UWHH